معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

دوسرے شخص کی جانب سے حج

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوِيَ أَنَّهُ جَاءَتْ إِمْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: "نَعَمْ". (بخاری، رقم ۱۷۵۵)

روایت کیا گیا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلۂ خثعم کی ایک خاتون آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضۂ حج جو اس کے بندوں پر عائد ہے، اس نے میرے بوڑھے باپ کو پا لیا ہے، مگر وہ اتنی بھی استطاعت نہیں رکھتے کہ (سفر حج کے لیے) سواری پر بھی بیٹھ سکیں، اگر میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں تو کیا ان کی جانب سے حج ادا ہو جائے گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں![1]

حاشیہ کی توضیح

۱۔ قرآن کریم نے فریضۂ حج کو بیان کرتے ہوئے اس حکم کو اس شرط کے ساتھ مقید فرمایا ہے کہ عازم حج بیت اللہ کی جانب سفر کی استطاعت رکھتا ہو۔ اگر کوئی شخص بعض مالی یا جسمانی وجوہ کی بنا پر خانہ کعبہ کی طرف سفر کرنے کی

حالت میں نہیں تو اس پر حج کی ادائیگی فرض نہیں ہے۔ درج بالا مذکورہ روایت کو قرآن مجید کے اسی مشروط حکم کی روشنی میں مدنظر رکھنا چاہیے۔ جب کوئی شخص اپنے کسی جسمانی عارضے کی وجہ سے بیت الحرام کی جانب عازم سفر ہونے کی حالت میں نہیں، اسے حج ادا نہ کرنے کی صورت میں جواب دہ نہیں گردانا جائے گا۔ اگر اس شخص کی اولاد اس کی جانب سے حج کا فرض ادا کر دے تو اسے ایک عمل عظیم شمار کیا جائے گا اور اسی کے مثل اسے اجر سے نوازا جائے گا۔ اس شخص کو حج کی خواہش کی بنا پر اجر عطا کیا جائے گا، یہاں تک کہ اگر چہ وہ جسمانی وجوہ کے سبب بیت اللہ کی جانب سفر سے قاصر رہے۔ دوسری جانب، اولاد کو بھی اپنے والدین کے لیے اصل میں حج ادا کرنے کے صلے میں اجر سے نوازا جائے گا۔

متون

اپنی اصل کے اعتبار سے یہ روایت بخاری، رقم ۱۷۵۵ میں روایت کی گئی ہے۔

یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۱۴۴۲، ۱۷۵۶، ۴۱۳۸، ۵۸۷۴؛ مسلم، رقم ۱۳۳۴-۱۳۳۵؛ ترمذی، رقم ۹۲۸، ۹۳۰؛ ابوداؤد، رقم ۱۸۰۹-۱۸۱۰؛ ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۶-۲۹۰۹؛ نسائی، رقم ۲۶۲۱، ۲۶۳۵-۲۶۳۸، ۲۶۴۰-۲۶۴۱، ۵۳۸۹-۵۳۹۶؛ احمد، رقم ۱۸۱۲-۱۸۱۳، ۱۸۱۸، ۱۸۲۲، ۱۸۹۰، ۲۲۶۶، ۳۰۵۰، ۳۲۳۸، ۳۳۷۵، ۳۳۷۷، ۱۶۱۴۷، ۱۶۱۷۰، ۱۶۲۲۹-۱۶۲۳۰، ۱۶۲۳۵، ۱۶۲۴۴، ۱۶۲۴۸، ۲۷۴۵۷؛ ابن حبان، رقم ۳۹۸۹-۳۹۹۱، ۳۹۹۴-۳۹۹۷؛ بیہقی، رقم ۸۴۰۸-۸۴۱۷، ۸۴۱۹، ۸۴۵۶، ۸۵۳۸، ۹۶۳۲-۹۶۳۳، ۱۲۴۰۸، ۱۳۲۹۰؛ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۶۰۰، ۳۶۱۵-۳۶۱۸، ۳۶۲۰-۳۶۲۴، ۵۹۴۷-۵۹۵۵؛ ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۰-۳۰۳۳، ۳۰۳۵-۳۰۳۸، ۳۰۴۰؛ دارمی، رقم ۱۸۳۱-۱۸۳۷؛ مسند حمیدی، رقم ۵۰۷؛ موطا امام مالک، رقم ۹۸۷؛ ابویعلیٰ، رقم ۲۳۵۱، ۲۳۸۴، ۶۷۱۷، ۶۷۳۷، ۶۸۱۲، ۶۸۱۸ اور عبدالرزاق، رقم ۱۶۳۴۱ میں روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۱۴۴۲ میں اس واقعے میں کچھ مزید معلومات کا اضافہ ذکر کیا گیا ہے۔ روایت درج ذیل ہے:

عن عبد اللّٰه بن عباس رضي اللّٰه عنهما قال: كان الفضل رديف رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم، فجاء ت إمرأة من خثعم فجعل	’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت فضل بن عباس (رضی اللہ عنہما) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

الفضل ينظر إليها وتنظر إليه وجعل النبي صلى الله عليه وسلم يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر، فقالت: يا رسول الله، إن فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخًا كبيرًا لايثبت على الراحلة أفأحج عنه؟ قال: "نعم". وذلك في حجة الوداع.

تھے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک (خوب صورت) خاتون آئی، حضرت فضل اس کو دیکھنے لگے اور وہ بھی انھیں دیکھنے لگی، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فضل (رضی اللہ عنہ) کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضۂ حج جو اس کے بندوں پر عائد ہے، اس نے میرے بوڑھے باپ کو پالیا ہے، مگر (سفر حج کے لیے) سواری پر بھی نہیں بیٹھ سکتے، کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کرلوں (تو کیا ان کی جانب سے حج ادا ہو جائے گا)؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ تھا۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۵۳۹۵ میں یہ واقعہ اس طرح روایت کیا گیا ہے:

روي أنه جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا نبي الله، إن أبي شيخ كبير لا يستطيع الحج وإن حملته لم يستمسك، أفأحج عنه؟ قال: "حج عن أبيك".

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی، میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور وہ حج ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں۔ اگر میں انھیں سواری پر سوار کردوں تو وہ اسے پکڑ کر بیٹھ نہیں سکیں گے، کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کرسکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔''

بعض روایات، مثلاً ابن حبان، رقم ۵۳۹۵ میں 'حج عن أبيك' (اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو) کے الفاظ کے بجائے 'نعم، حج مكان أبيك' (ہاں، اپنے والد کی جگہ حج ادا کرو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۶۲۲۹ میں یہ واقعہ ان درج ذیل الفاظ میں روایت کیا گیا ہے:

عن أبي رزين العقيلي أنه أتى النبي

''حضرت ابورزین العقیلی سے روایت ہے کہ وہ

صلى الله عليه وسلم، فقال: إن أبي شيخ كبير لايستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن، قال: "حج عن أبيك واعتمر".

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور وہ حج، عمرہ اور (ان کے لیے) سفر کی استطاعت نہیں رکھتے ہیں، (کیا میں ان کی جانب سے ادا کر سکتا ہوں)؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اپنے والد کی جانب سے حج و عمرہ ادا کرو۔''

بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۶۲۴۸ میں 'إن أبي شيخ كبير' (میرے والد بہت بوڑھے ہو گئے ہیں) کے الفاظ کے بجائے 'إن أبي أدرك الإسلام وهو شيخ كبير ...' (میرے والد نے اسلام کو پالیا ہے، جبکہ وہ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں...) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً بیہقی، رقم ۸۵۳۸ میں 'حج عن أبيك' (اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو) کے الفاظ کے بجائے ان کے مترادف الفاظ 'أحجج عن أبيك' (اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۱۶۲۴۴ میں 'لا يستطيع' (وہ استطاعت نہیں رکھتے) کے الفاظ کے بجائے 'لا يطيق' (وہ طاقت نہیں رکھتے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۷ میں اسی طرح کا واقعہ روایت کیا گیا ہے۔ اس واقعے کے الفاظ درج ذیل ہیں:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عن الحسن قال: بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاه رجل، فقال: إن أبي شيخ كبير أدرك الإسلام ولم يحج ولايستمسك على الراحلة وإن شددته بالحبل على الراحلة خشيت أن أقتله، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أحجج عن أبيك".

حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ)، میرا ایک بوڑھا باپ ہے جنھوں نے اسلام قبول کر لیا ہے، مگر انھوں نے حج ادا نہیں کیا اور نہ وہ سواری پر ٹھہر سکتے ہیں۔ اگر میں انھیں سواری پر کسی رسی سے باندھ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ میں انھیں قتل کر دوں گا، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔''

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۲۶۴۰ میں یہ واقعہ ان الفاظ میں روایت کیا گیا ہے:

عن عبد اللّٰه بن عباس أن رجلاً سأل النبي صلى اللّٰه عليه وسلم أن أبي أدركه الحج وهو شيخ كبير لايثبت على راحلته، فإن شددته خشيت أن يموت، أفأحج عنه؟ قال: "أرأيت لو كان عليه دين فقضيته أكان مجزئًا"؟ قال: نعم، قال: "فحج عن أبيك".

''حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: میرے باپ کو حج نے پا لیا ہے، جبکہ وہ بہت بوڑھے ہیں اور اپنی سواری پر بیٹھ نہیں سکتے، اگر میں انھیں (کسی رسی سے) باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ انتقال کر جائیں گے، کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تمھارا کیا گمان ہے کہ اگر ان پر قرض ہوتا اور تم اسے ادا کر دیتے تو کیا یہ کافی نہ ہوتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: تو پھر اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

بعض روایات، مثلاً ابن خزیمہ، رقم ۳۰۳۵ میں اسی طرح کا واقعہ اس طرح روایت کیا گیا ہے:

قال بن عباس: قال فلان الجهني: يا رسول اللّٰه، إن أبي مات وهو شيخ كبير لم يحج أو لايستطيع الحج، قال: "حج عن أبيك".

''حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ فلاں جہنی نے کہا: یارسول اللہ، میرے والد وفات پا چکے ہیں، جبکہ وہ بہت بوڑھے تھے اور انھوں نے حج ادا نہیں کیا یا (کہا کہ) وہ حج ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔''

بعض روایات، مثلاً عبدالرزاق، رقم ۱۶۳۴۱ میں اسی نوعیت کا واقعہ اس طرح روایت کیا گیا ہے:

عن بن طاؤوس عن أبيه أن رجلاً من خثعم جاء إلى النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، فقال: يا رسول اللّٰه، إن أبي شيخ كبير لا يستطيع أن يحج إلّا معترضًا على بعيره

''حضرت ابن طاؤس اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلۂ خثعم کا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ، میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور وہ حج ادا کرنے کی استطاعت

أفأحج عنه؟ قال: "نعم".

نہیں رکھتے ہیں، مگر اس طرح کہ انھیں ان کے اونٹ پر کجاوے کے ساتھ رسی سے باندھ دیا جائے، کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر سکتا ہوں؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں۔''

بعض روایات، مثلاً ابن ماجہ، رقم ۲۹۰۸ میں یہ واقعہ درج ذیل الفاظ میں روایت کیا گیا ہے:

عن بن عباس قال: أخبرني حصين بن عوف قال: قلت: يا رسول اللّٰه، إن أبي أدركه الحج ولايستطيع أن يحج إلّا معترضًا، فصمت ساعة، ثم قال: "حج عن أبيك".

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ مجھے حصین بن عوف نے بتایا کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے والد کو حج نے پالیا ہے، جبکہ وہ حج ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، مگر اس طرح کہ انھیں کجاوے کے ساتھ رسی سے باندھ دیا جائے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔''

بعض روایات، مثلاً نسائی، رقم ۲۶۳۸ میں یہ واقعہ درج ذیل پیرائے میں منقول ہوا ہے:

روي أنه جاء رجل من خثعم إلى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، فقال: إن أبي شيخ كبير لايستطيع الركوب وأدركته فريضة اللّٰه في الحج، فهل يجزء أن أحج عنه؟ قال: "آنت أكبر ولده"؟ قال: نعم، قال: "أرأيت لو كان عليه دين أكنت تقضيه"؟ قال: نعم، قال: "فحج عنه".

''روایت کیا گیا ہے کہ قبیلۂ خثعم کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ، میرے والد بہت بوڑھے ہیں اور کسی جانور پر سوار ہونے کی استطاعت نہیں رکھتے، جبکہ ان پر اللہ تعالیٰ کا ایک فریضہ حج عائد ہو گیا ہے، اگر میں ان کی جانب سے حج ادا کردوں تو کیا یہ کافی ہوگا؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا: کیا تم ان کی اولاد میں سے سب سے بڑے ہو؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: تمھارا کیا گمان ہے کہ اگر ان پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتے؟ انھوں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ان کی جانب سے حج ادا کرو۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بعض روایات، مثلاً دارمی، رقم ۱۸۳۵ میں یہ واقعہ قدرے مختلف الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

روي أن رجلاً قال: یا رسول اللّٰه، إن أبي أو أمي عجوز کبیر إن أنا حملتها لم تستمسك و إن ربطتها خشیت أن أقتلها، قال: "أرأیت إن کان علی أبیك أو أمك دین أکنت تقضیه"؟ قال: نعم، قال: "فحج عن أبیك أو أمك".

''روایت کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا: یارسول اللہ، میرے والد یا (کہا کہ) میری والدہ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، اگر میں انھیں سواری پر سوار کرادوں تو وہ اسے پکڑ کر بیٹھ بھی نہیں سکتے اور اگر انھیں (کسی رسی سے) باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ میں انھیں قتل کر دوں گا، (کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر سکتا ہوں)؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: تمھارا کیا گمان ہے کہ اگر تمھارے والد یا والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتے؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں، اس جواب پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: اپنے باپ یا ماں کی جانب سے حج ادا کرو۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

نسائی، رقم ۲۶۴۴ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے بارے میں صرف یہ روایت بیان کی گئی ہے:

روي أن النبي صلی اللّٰه علیه وسلم قال لرجل: "أنت أکبر ولد أبیك فحج عنه".

''روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: چونکہ تم اپنے والد کے سب سے بڑے بیٹے ہو، اس لیے تم ان کی جانب سے حج ادا کرو۔''

بیہقی، رقم ۸۴۵۶ اور ۱۲۴۰۸ میں بعض اضافہ جات کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ ان اضافہ جات کے ساتھ یہ روایت درج ذیل ہے:

عن أبي الغوث بن الحصین الخثعمي قال: قلت: یا رسول اللّٰه، إن أبي أدرکته فریضة اللّٰه في الحج وهو شیخ کبیر

''حضرت ابوالغوث بن حصین خثعمی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ، میرے باپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضۂ حج عائد

لایتمالك على الراحلة فما ترى أن أحج عنه؟ قال: ”نعم، حج عنه“. قال: يا رسول الله، وكذلك من مات من أهلينا ولم يوص بحج فنحج عنه؟ قال: ”نعم، وتؤجرون“. قال: ويتصدق عنه ويصام عنه؟ قال: ”نعم، والصدقة أفضل وكذلك في النذور والمشي إلى المسجد“.

ہو گیا ہے، جبکہ وہ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں اور وہ سواری پر بیٹھنے سے قاصر ہیں، اگر میں ان کی جانب سے حج ادا کر دوں تو اس بارے میں آپ کی کیا راے ہے؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں، ان کی جانب سے حج کر لو۔ انھوں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ، اسی طرح ہمارے اہل خانہ میں جو وفات پا چکا ہے اور حج کی وصیت نہیں کی ہے، کیا ہم اس کی جانب سے بھی حج ادا کر سکتے ہیں؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں، تمھیں اس کا اجر بھی ملے گا۔ انھوں نے پھر پوچھا: اس کی جانب سے صدقہ دیا جا سکتا ہے اور روزے بھی رکھے جا سکتے ہیں؟ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں، صدقہ کرنا افضل ہے۔ نذروں اور مسجد کی طرف چلنے کا معاملہ بھی یہی ہے۔“

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ درج بالا اضافہ صرف دو روایات میں بیان کیا گیا ہے جو امام بیہقی نے روایت کی ہیں۔ تاہم، دونوں روایات کی سند ایک ہی طرح کے الفاظ پر مشتمل ہے۔ مزید برآں، امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت ۸۴۵۶ کو روایت کرنے کے بعد 'إسناده ضعيف' (اس کی سند ضعیف ہے) کے الفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے۔ لہٰذا اس روایت میں اضافے کی سند کے ضعف کی روشنی میں یہ بات عیاں ہے کہ اس اضافے کے ساتھ اس روایت کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا خلاف حکمت ہے۔